بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۳۲ | ۲۴ ماہ ہجرت ۱۳۲۳ ہش | یکم جمادی الثانی ۱۳۶۳ھ | ۲۴ مئی ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۲۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ ماہ ہجرت۔ آج ۱/۲ ۱۰ بجے صبح کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے گھٹنے کی تکلیف میں خدا تعالےٰ کے فضل سے تخفیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی ابھی تک لاہور ہی میں ہیں

حضرت نواب محمد علی خان صاحب ابھی تک لاہور میں ہی برائے علاج مقیم ہیں۔ احباب ان کی صحت وعافیت کے لئے خاص طور پر دعا کرتے رہیں۔

خاندان حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان —— یکم جمادی الثانی ۱۳۶۳ھ

لجنہ اماء اللہ کے جلسہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر

مرتبہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۰ ماہ ہجرت لجنہ اماء اللہ کے جلسہ میں جو تقریر فرمائی۔ اور جسے سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے مرتب فرمایا۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہے:۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

دنیا میں انسان کے لئے سب سے قیمتی جوہر سنجیدگی ہے۔ قرآن کریم نے اس کا نام اخلاص اور ایمان رکھا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ویلٌ للمصلّین ایک طرف تو فرماتا ہے۔ کہ نمازیں پڑھو۔ مگر دوسری طرف نماز پڑھنے والوں کے لئے ہلاکت کا لفظ کہا ہے۔ اس سے مراد وہی نماز ہے جس میں اخلاص نہ ہو۔ نماز انسان اور خدا کے درمیان ملاقات کا ذریعہ ہے اخلاص نہ ہونے کی وجہ سے نماز خدا کے حضور حقیقی نماز نہیں کہلا سکتی۔ روزہ حقیقی روزہ نہیں کہلا سکتا اگر اخلاص نہ ہو۔ اگر اخلاص ہے تو حج بھی ہے۔ زکوٰۃ اور صدقہ بھی ہے۔ اگر

اخلاص نہیں تو کچھ بھی نہیں

ایک ایکٹر بادشاہ بنتا ہے۔ تو لوگ اس سے نہیں ڈرتے۔ لیکن ایک پندرہ بیس گھماؤں کا چودھری آتا ہے۔ تو لوگ اس کی عزت کرتے ہیں۔ کیونکہ اس میں اصلیت ہے۔ ایک ایکٹر بڑا چور بنتا ہے۔ تو لوگ اس سے نہیں ڈرتے۔ کیونکہ اس کا چور ہونا ایک تماشا ہوتا ہے۔ لیکن ایک شخص معمولی چوری کرنیوالا ہوتا ہے جو دو آنے چرا لیتا ہے تو لوگ اس کے آنے پر ڈرنے لگ جاتے ہیں۔ کہ دیکھو چور آگیا ہے ہوشیار رہنا۔ لوگ تھیٹر میں جاتے ہیں۔ اور وہاں ایک درزی دیکھتے ہیں۔ جس کے پاس بڑے بڑے لارڈ وغیرہ کپڑے لے کے جاتے ہیں۔ مگر دوسرے دن وہ اس کے پاس اپنا کپڑا نہیں لے جاتے۔ بلکہ اپنے معمولی درزی کے پاس جس کی سلائی چار آنے ہوتی ہے۔ اپنا کپڑا سلانے کے لئے لے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ سچا درزی ہے۔ اور اول الذکر جھوٹا۔ اسی طرح ڈاکٹر بیٹے کے پاس لوگ نہیں جاتے۔ حالانکہ بعض دفعہ عرفاً وہ ڈاکٹر کہلاتا ہے۔ کیونکہ حقیقت میں ڈاکٹر نہیں اسی طرح لوگ معمولی عطار کے پاس جاکر علاج کرا لیتے ہیں۔ مگر ناٹک کے ڈاکٹر کے پاس نہیں جاتے۔ پس جب تم دنیاوی کاموں میں اتنی احتیاط کرتے ہو۔ تو کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ خدا اپنے کاموں میں احتیاط نہیں کرتا۔ اگر تم سو فی صدی احتیاط کرتے ہو۔ تو خدا تعالےٰ دو سو فی صدی کرتا ہے۔ اور جب تم اپنے آپ کو اس قدر عقلمند سمجھتے ہو۔ تو کیا خدا تعالےٰ نعوذ باللہ من ذالک اتنا بے وقوف ہے۔ کہ وہ تمہاری بغیر اخلاص کے نماز کو قبول کرلے۔ تمہارے کھوٹے سے کھوٹے روپے کو صدقہ کے طور پر قبول کرلے۔ اصل چیز اخلاص ہے۔ جب تک اخلاص پیدا نہ ہو جائے۔ تب تک ترقی ممکن نہیں۔ بڑی دقت یہی ہے۔ کہ لوگ اخلاص سے بہت دور ہیں۔ عورتیں بالعموم لفاظی کو قبول کرلیتی ہیں۔

عورتیں احمدی کہلاتی ہیں

لیکن سب برائیاں ان میں پائی جاتی ہیں۔ حالانکہ عمل اور اخلاص کی ضرورت ہے۔ جس کے بغیر ترقی ناممکن ہے۔ موجودہ حالت میں مردوں کے پاس اس کے سوا کیا چارہ ہے۔ کہ یا تو احمدی عورتیں اخلاص پیدا کریں یا پھر وہ ان کو چھوڑ دیں۔ اس وقت تک ایک بھی مثال ہمارے پاس ایسی نہیں۔ کہ مرد مرتد ہوا ہو اور عورت بچ گئی ہو۔ مردوں کے ساتھ عورتیں بھی مرتد ہوجاتی ہیں۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ

عورت کا اپنا کوئی ایمان نہیں

اس کا ایمان اس کے خاوند کا ایمان تھا۔ دس بیس میں سے کوئی ایک عورت تو ایسی ہوتی۔ جس کے متعلق ہم کہہ سکتے۔ کہ اس کا اپنا ایمان تھا۔ ان کے ایمان اپنے ایمان نہیں۔ بلکہ خاوندوں اور باپوں اور بیٹوں کے ایمان تھے۔ دیگ ایک چاول سے پہچانی جاتی ہے۔ یہ ایک نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ شاید خدا تعالےٰ نے بھی اسی لئے یہ ارتداد دکھایا۔ کہ

عورتوں کے ایمان پتہ

لگ جائیں۔

جب عبد الرحمٰن مصری مرتد ہوا۔ تو میرا خیال تھا۔ کہ اس کی بیوی شاید اس کے ساتھ مرتد نہ ہو۔ میرے استاد کی وہ بیٹی تھی۔ بڑے پختہ ایمان کی عورت معلوم ہوتی تھی۔ لیکن آخر خاوند کے ساتھ وہ بھی مرتد ہوئی۔ تو یہ باتیں بتاتی ہیں۔ کہ جو اخلاص اور ایمان چاہیئے۔ وہ ہماری عورتوں میں نہیں ہے۔ اور اس کے بغیر ترقی ناممکن ہے۔ میں خصوصاً

لجنہ کو خطاب

کرتا ہوں۔ ہر محلہ کی لجنہ اپنے آپکو منظم کرے۔ اور ایک ہفتہ کے اندر اندر سب جوان، بوڑھی عورتوں کو جمع کرکے ان کی تعداد معلوم کرے۔ اور جبراً ان کو لجنہ میں داخل کرے۔ اور جو داخل نہ ہو۔ اس کے متعلق سمجھ لو کہ

وہ احمدی نہیں ہے

پہلے لجنہ کا ایک ہی اجلاس ہوتا تھا۔ جس میں سب ممبرات شامل ہوتی تھیں۔ مگر سستی طاری ہوتی گئی۔ اور محلہ وار کام شروع ہوا۔ اب صرف چندہ لینے تک لجنہ کا کام محدود رہ گیا ہے۔ کئی سال سے کوئی رپورٹ میرے پاس نہیں آئی۔

> "وہ انگریزی اشتہار جسمیں قبر مسیح کا فوٹو ہے۔ اور شمس صاحب نے لنڈن سے شائع کیا تھا۔ اگر کسی دوست کے پاس ہو۔ تو اسکی ایک کاپی پتہ ذیل پر ارسال فرمائیں۔ کیونکہ وہ اسے شائع کرنا چاہتے ہیں شمس الدین صاحب ۱۲ نیو ٹینگرا روڈ کلکتہ"
>
> انچارج تحریک جدید

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

اس لئے میں یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوں کہ

کام ہوتا ہی نہیں

میں نے اسی لئے آج تم کو جمع کیا ہے۔ کہ اصولی ہدایات تم کو دوں۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے آپ کو منظم کر لو۔ اور ہر احمدی عورت کو لجنہ میں شامل کرو۔ اور پھر جمع ہو کر اپنے لئے کام متعین کرو۔

بہت سی عورتیں

صحیح پردہ

نہیں کرتیں۔ غیر احمدیوں۔ بدمعاشوں کے اڈے یہاں بن چکے ہیں۔ جن کی وجہ سے بہت بدنامی ہو رہی ہے۔ ایسی آوارہ عورتوں کا جس گھر میں جانا ہوگا۔ وہ ایک غیر مرد کے آنے کے برابر ہے۔

پھر

عورت کا اپنے مرد کے بغیر سفر پر جانا خلاف شریعت ہے

مگر مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض عورتیں بغیر اپنے مرد کے بٹالہ یا امرتسر کا سفر کرتی ہیں۔ پھر سنیما دیکھنے سے ہم نے روکا ہوا ہے۔ مگر محلوں کے لڑکے بعض ریلوے گارڈوں سے دوستانہ کر کے بغیر ٹکٹ سفر کرتے ہیں۔ اور بٹالہ جا کر سنیما دیکھتے ہیں۔ آخر سنیما والے انہیں مفت کیوں تماشا دکھاتے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ ان سے ان کے دوستانہ ہوتے ہیں۔ اور ہر دوستانہ جو جرم میں ممد ہوتا ہے خود بھی ایک جرم ہے۔ اگر

ان کی مائیں

ان کی نگرانی کریں۔ تو وہ کبھی نہ جا سکیں۔

پھر قادیان میں

بیسیوں ریڈیو

لگے ہوئے ہیں۔ اور گانے سنے جاتے ہیں۔ ریڈیو خبروں کے لئے علمی و ادبی مضامین کے لئے ہیں۔ اگر اس دن کے بعد کوئی رپورٹ میرے پاس آئی۔ کہ کسی نے گانا سنا ہے۔ خواہ تم کہو کہ نعت سنی ہے۔ تو اس کا مقاطعہ کر دیا جائے گا علمی ادبی تقاریر اور خبروں کے سننے کے لئے ریڈیو مفید ہے۔ یا کوئی ادبی مضمون یا ڈرامہ جس میں گانا نہ ہو۔ باقی قوالی نعت وغیرہ سب ناجائز ہے۔ بچہ

بھی آآ کرتا ہے اور ننگا پھرتا ہے۔ قوال گانے والے بھی آآ کرتے ہیں۔ اگر گانے والے آآ کریں۔ تو تم شوق سے سنو۔ اور اگر وہ ننگے آ کھڑے ہوں تو تم ان سے دور بھاگتی ہو۔ تو گانے میں وہی حرکت جو بچے کرتے ہیں۔ وہی گانے والے بھی کرتے ہیں

یہ ساری باتیں

گندی ذہنیت

کو ظاہر کرتی ہیں۔ اور وقار کو تباہ کرنے والی ہیں۔ یہ لجنہ کا فرض ہے۔ کہ وہ ان

بڑی بات ہے۔

تم میں اور غیر احمدی عورتوں میں

اس کے سوا کیا فرق ہے۔ کہ تم اپنے پیسے چندے میں دے دیتی ہو۔ اور وہ سنیما میں دے دیتی ہیں۔ حقیقی روح ایمان کی ابھی تم کو بھی حاصل نہیں ہوئی۔ تم میں سے کوئی عورت علمی بات کرنے کے قابل نہیں۔ کسی مجلس میں بول نہیں سکتی۔ تم گھر کے کاموں سے فارغ ہو کر اپنے بچے ہوئے اوقات کو جو تم خدا کو دے سکتی تھیں جب خدا کو دینے

کا کون ذمہ دار ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو فرماتے ہیں۔ کہ تم شادیاں کرو تا تمہاری نسل بڑھے۔ اور اسلام ترقی کرے۔ مگر ایسی نسل سے کیا فائدہ جو

اسلام کے سپاہی

نہ ہوں۔ پھر تعلیم جو تم پاتی ہو۔ اس سے تمہارا مقصد نوکری کرنا ہوتا ہے۔ اگر نوکری کرو گی۔ تو بچوں کو کون سنبھالے گا۔ خود تعلیم انگریزی بری نہیں۔ لیکن نیت بد ہوتی ہے۔ اور اگر نیت بد ہے تو نتیجہ بھی بد ہوگا۔ اگر غلط راستے پر چلو گی۔ تو غلط نتیجے ہی پیدا ہونگے۔ جب لڑکیاں زیادہ پڑھ جاتی ہیں۔ تو پھر ان کے لئے رشتے ملنے مشکل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے

لڑکیاں نوکریاں نہ کریں

اور پڑھائی کو صرف پڑھائی کے لئے حاصل کریں۔ اگر ایک لڑکی میٹرک پاس ہے۔ اور پرائمری پاس لڑکے سے شادی کر لیتی ہے تو ہم قائل ہو جائیں گے۔ کہ اس نے دیانتداری سے تعلیم حاصل کی ہے۔ یہ ساری باتیں لجنہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ جن کی وہ اصلاح کرے۔ مرکزی لجنہ کی سیکرٹری تمام محلہ جات سے رپورٹ لے کر مجھے دکھائے۔ اور میں یہ قانون بناتا ہوں کہ مہینے میں کم از کم ایک دفعہ یا فی الحال دو ماہ میں ایک دفعہ قادیان کی سب عورتیں اکٹھی ہوں۔ اور ان کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ ہمارے محلہ میں کون کون سے نقائص ہیں۔ اور ان کو کیسے دور کیا جا سکتا ہے۔

محلہ کی پریذیڈنٹ اور سیکرٹری کا فرض

ہوگا۔ کہ وہ سب عورتوں کو جلسہ میں شریک کرے۔ اگر تم صرف پچاس فیصدی عورتوں کو جلسہ میں لاؤ گی تو باقی پچاس فیصدی عورتوں کو تم مار رہی ہوگی کیونکہ وہ اپنے اخلاص میں کم ہوتی جائیں گی۔ پندرہ روزہ جلسہ محلہ کا ہو۔ اور پندرہ روزہ مرکز کا۔ ایک جمعہ یا ہفتہ کو محلہ کا جلسہ ہو۔ اور ایک ہفتہ مرکز کا۔ کام کو باقاعدگی سے کرنے سے ہی فائدہ ہوگا۔ تھوڑا کام کرو۔ اور اس کی عادت ڈالو۔ پھر اسکو بڑھاؤ اور بڑھاؤ

ہر عورت سے عہد لیا جائے

وہ لجنہ کے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے گھر سے نکلتے وقت کسی اور کے گھر نہ جائے اور اپنے کام کو پورا کرے۔ تا کوئی مرد یہ نہ کہہ سکے [illegible]

کی اصلاح کرے۔ مجھے جو یہ الہام ہوا کہ اگر تم پچاس فی صدی عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائیگی پچاس فیصدی سے یہی مراد ہے۔ کہ پچاس فیصدی کی اصلاح بھی بہت

کی بجائے ریڈیو سنکر میراثیوں اور کنچنیوں کو دے دیئے۔ تو خدا کے گھر میں تمہارے لئے کیا حصہ ہوگا۔ تمہاری نسلیں کس طرح اصلاح پذیر ہوں گی

آئندہ نسلوں کی اصلاح

انتظام ملاقات سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اہم دینی مصروفیات کے پیش نظر اور احباب کی سہولت کے لئے انتظام ملاقات کے متعلق مندرجہ ذیل اعلان کیا جاتا ہے۔

(۱) جمعہ کے دن بوجہ تیاری جمعہ ملاقات نہیں ہوا کرتی:۔

(۲) ملاقات کے لئے نام پیش ہونے کا وقت آجکل ۱/۲-۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک ہے۔ اس کے بعد تشریف لانے والے اصحاب دوسرے دن کا انتظار فرمائیں:۔

(۳) صرف دعا و ملاقات کے لئے علیحدگی میں وقت کا مطالبہ مناسب نہیں۔ بلکہ مسجد میں نمازوں کے اوقات کے بعد کا موقعہ اس کے لئے موزوں ہے۔ جیسا کہ صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کا دستور تھا:۔

(۴) ملاقات صرف ان امور کے لئے کرنی چاہیئے۔ جن کے بغیر چارہ نہ ہو۔ دفتری امور کے متعلق ان اداروں کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے قائم فرمائے ہوئے ہیں:۔

(۵) عام ملاقاتیں (جو دفتری نہ ہوں) نماز ظہر کے بعد نہیں ہو سکتیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاکسار عبدالرحیم درد پرائیویٹ سیکرٹری

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ کلام

میری مریم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدا بہ صحرا

گھر سے میرے وہ گلعذار گیا | دل کا سکھ، چین اور قرار گیا
مسکراتے ہوئے ہوا رخصت | ساتھ میں اس کے اشکبار گیا
باغ سُونا ہوا مرا جب سے | شجرِ سبز و بار دار گیا
اب تو ہم ہیں خزاں ہی نالے ہیں | بلبلو موسمِ بہار گیا
ہو گیا گُل دِیا مرے گھر کا | امن اور چین کا حصار گیا
نغمہ ہائے چمن ہوئے خاموش | کیا ہوا کس طرف ہزار گیا
آہوئے عشق رہ گیا باقی | عنبریں مو و مشکبار گیا
دُرد ہی دُرد رہ گئی ہے اب | عیشِ دُنیا کا سب خمار گیا
وہ گئے تھے تو خیر جانا تھا | دل پہ کیوں میرا اختیار گیا
ہر طرف سے رہا مجھے گھاٹا | دل گیا دل کا اعتبار گیا
اے خدا اس کا چارہ کیا جس کا | غم کے بڑھتے ہی غمگسار گیا
سانس رُکتے ہی اس کا اے محمود | تیر اِک دل کے آر پار گیا
بادلِ ریش و حالِ زار گیا (قطعہ) | اُس کی درگہ میں بار بار گیا
دلِ اندوگیں کو لے کر ساتھ | چاک داماں و اشکبار گیا
آہیں بھرتا ہوا۔ ہوا حاضر | سینہ کوبان و سوگوار گیا
ساری عرضوں کا پر ملا یہ جواب | "ہم نے مانا ترا قرار گیا"
"پر تجھے کیا محلِ شکوہ ہے" | "یار کے پاس اُس کا یار گیا"ع

ع مرحومہ کے چہرہ پر موت کے بعد عجیب مسکراہٹ تھی۔ اور اطمینان کے آثار تھے اس کی طرف اشارہ ہے۔

قطعہ

اسی سلسلہ میں مریم بیگم کو مخاطب کر کے

اے میری جاں ہم بندے ہیں اِک آقا کے آزاد نہیں
اور سچے بندے مالک کے ہر حکم پہ قرباں جاتے ہیں
ہے حکم تمہیں گھر جانے کا اور ہمکو ابھی کچھ ٹھہرنے کا
تم ٹھنڈے ٹھنڈے گھر جاؤ ہم پیچھے پیچھے آتے ہیں

قطعہ دیگر

اسی سلسلہ میں اپنے رب کے متعلق

وہ میرے دل کو چٹکیوں میں مَل مَل کر یُوں فرماتے ہیں
کیا عاشق بھی معشوق کا شکوہ اپنی زبان پہ لاتے ہیں؟
میں اُن کے پاؤں چھوتا ہوں اور دامن چوم کے کہتا ہوں
دل آپ کا ہے جاں آپکی ہے پھر آپ یہ کیا فرماتے ہیں؟

(۲۲؍۵ ہجرت مئی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۷ مئی ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

ایک تازہ رویا

فرمایا۔ آج میں نے رویا میں دیکھا کہ میں کہیں بیٹھا ہوں۔ اسی جگہ میری لڑکی امۃ القیوم بھی ہے۔ مگر وہ ایک طرف مونہہ کرکے اس طرح کھڑی ہے۔ جس طرح آئینہ کے سامنے عورت کھڑی ہوتی ہے۔ مجھے رویا میں آئینہ نظر نہیں آتا۔ مگر جس طرح عورتیں آئینہ کے سامنے کھڑی ہوکر اپنے بال گوندھتی اور ان کو درست کرتی ہیں۔ اسی طرح اس کے ہاتھ بھی اٹھے ہوئے ہیں۔ جیسے وہ اپنے بال درست کر رہی ہے۔ میری طرف اس کی پیٹھ ہے۔ اور دوسری طرف اس کا مونہہ ہے۔ اتنے میں غیب سے میری طرف ایک پیالہ آیا۔ مجھے اس پیالہ کو لانے والا کوئی آدمی نظر نہیں آتا۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے۔ کہ غیب سے ایک پیالہ میرے سامنے آیا ہے۔ اور اس پر [illegible] ہے۔ مجھے کسی کا ہاتھ بھی نظر نہیں آتا۔ البتہ غیب سے جو پیالہ میرے سامنے لایا گیا۔ اس میں مجھے حلوا پڑا ہوا دکھائی دیا ہے۔ میں نے اس حلوا کو ذرا سا چکھا ہے یا نہیں چکھا۔ یہ مجھے یاد نہیں رہا۔ مگر بعد کی گفتگو سے میں نتیجہ نکالتا ہوں۔ کہ میں نے اس حلوا کو چکھا ہے۔ اس پیالہ کے سامنے آنے کے معاً بعد میں نے اس پیالہ کو رد کر دیا۔ اس پر وہ پیالہ میرے سامنے سے ہٹ گیا۔ مگر اس کے ہٹتے ہی جیسے آئینہ میں [illegible] پڑ جاتا ہے یا قلبی طور پر [illegible] القا ہو جاتا ہے۔ وہ [illegible] پیٹھ کئے [illegible] طرف مونہہ کرکے کہتی ہے ابا جان آپ نے اس پیالہ کو رد کیوں کر دیا ہے۔ گویا میں نے جو حلوہ نہیں کھایا تو اسکے متعلق وہ مجھ سے پوچھتی ہے کہ آپ نے اسکے کھانے سے انکار کیوں کیا ہے۔ میں اسکے جواب میں کہتا ہوں اس میں بہت زیادہ میٹھا تھا۔ پھر میں کہتا ہوں اسمیں ایسا ہی میٹھا تھا۔ جیسے پیٹھے کی مٹھائی پر ہوتا ہے۔ اور چونکہ پیٹھے کی مٹھائی کا ذکر آگیا تھا۔ اس لئے میں نے اس کے ساتھ ہی کہا۔ پیٹھے کی مٹھائی پر تو باہر کی طرف میٹھا چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ اور اس کے اندر میٹھا زیادہ تھا۔

واقعہ یہ ہے کہ پیٹھے کی مٹھائی بچپن میں مجھے بہت پسند تھی۔ مگر چونکہ اس پر میٹھا زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے میں اس میٹھے کو جھاڑ کر یا چاقو سے کھرچ کر کھایا کرتا تھا۔ یہی مثال میں نے رویا میں دی ہے۔ اور میں نے امۃ القیوم سے کہا ہے۔ کہ اس میں بہت زیادہ میٹھا تھا۔ جیسے پیٹھے کی مٹھائی پر ہوتا ہے۔ اور میں اس کی تشریح کرتے ہوئے کہتا ہوں۔ کہ پیٹھے کی مٹھائی کے اوپر زیادہ میٹھا ہوتا ہے۔ اور اس حلوہ کے اندر زیادہ میٹھا تھا۔

اس وقت تک اس رویا کی تعبیر میرے ذہن میں نہیں آئی۔ بظاہر تو خواب میں میٹھا نظر آنا اچھا ہوتا ہے۔

ایک اور نظارہ

اس کے بعد میں نے ایک اور نظارہ دیکھا وہ چھوٹا سا ہے۔ اس نظارہ میں وہ حلوا جو پہلے میرے سامنے آیا۔ ذہن میں نہیں آتا۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ اگر حلوا میں تھوڑی سی کڑواہٹ بھی ملالی جائے تو اچھا [illegible]

رویا کی تعبیر

حلوا کی جہاں اور تعبیریں ہیں۔ وہاں اس کی ایک تعبیر عیش دنیا بھی ہے۔ پس ممکن ہے۔ اس کا مطلب یہ ہو۔ کہ زیادہ مٹھاس اچھی نہیں ہوتی۔ زندگی میں اگر کچھ تلخی بھی ہو۔ تو وہ زیادہ بہتر ہوتی ہے۔ کیونکہ تلخی کے بغیر زندگی پاکیزہ نہیں ہوتی۔

یوں تعبیر ناموں میں میٹھے کو عام طور پر اچھا کہا گیا ہے۔ اور اس کی تعریف بھی کی گئی ہے۔ سوائے اس کے کہ حلوہ کسی ثقیل چیز کا ہو۔ ورنہ عام حالتوں میں معبرین حلوہ اور مٹھاس کی تعریف ہی کرتے ہیں۔ ہاں بعض حالتوں میں عیش دنیا بھی مراد لیتے ہیں۔

مولوی ابو العطاء صاحب نے عرض کیا۔ کہ غالباً المؤمن حلوٌ یحب الحلوا کے اثر کے ماتحت معبروں نے اس کا رویا میں دیکھنا اچھا بتایا ہوگا۔ حضور نے فرمایا۔

اصل میں حلوٌ سے مراد وہ یہ لیتے کہ ایسی چیز جس میں کوئی ضرر نہ ہو۔ چنانچہ تمثیلی زبان میں اس بات کو ادا کرنے کے لئے انہوں نے یہ فقرہ بنا دیا۔ ورنہ حلوٌ سے مراد ایسی ہی چیز ہے۔ جس میں ضرر نہ ہو۔ جیسے ہماری زبان میں بھی کہتے ہیں۔ کہ

میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑوا تھو

پس میٹھے سے مراد وہی چیز ہے۔ جو مفید ہو۔ میں نے جو تعبیر کی ہے۔ وہ اس لحاظ سے ہے۔ کہ اگر خالی آرام و آسائش کی زندگی انسان کو ملتی چلی جائے۔ اور اسے کوئی تلخی نصیب نہ ہو تو اس کے نفس میں بہادری نہیں رہتی۔ اگر خدا تعالےٰ کی طرف سے ابتلاء بھی آتے رہیں تو نفس میں جرأت اور بہادری اور قربانی کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اگر خالی میٹھا ہی میٹھا ملے تو قربانی کا مادہ جاتا رہتا ہے۔ جیسے مسلمانوں کو جب حکومت مل گئی۔ تو آرام طلبی کی زندگی بسر کرنے کی وجہ سے آہستہ آہستہ ان کا کیرکٹر بدل گیا۔ اور ان کی ساری شان و شوکت جاتی رہی۔ کیونکہ ان کی طبائع زیادہ میٹھا کھانے کی عادی ہوگئی تھیں۔ اگر تھوڑی سی کڑواہٹ اور تلخی بھی اس میٹھے کیساتھ رہتی تو مسلمانوں پر یہ تنزل نہ آتا۔ ممکن ہے مجھے دوسرا نظارہ اس پہلے نظارہ کی تعبیر بتانے کے لئے ہی دکھایا گیا ہو۔ اسوقت میرے ذہن میں کچھ دوائی سی آتی ہے۔ اور میں کہتا ہوں اگر یہ دوائی ذراسی حلوے میں ملالی جائے تو زیادہ اچھا ہے۔ ممکن ہے اس نظارہ کے ذریعہ مجھے اس خواب کی تعبیر ہی بتائی گئی ہو۔ اب اس تعبیر سے میرا ذہن اس طرف بھی منتقل ہوا ہے۔ کہ امۃ القیوم جو مجھے دکھائی گئی۔ اس میں قیوم خدا کا نام ہے یعنی قائم رکھنے والا۔ پس امۃ القیوم کو دکھانے اور پھر زیادہ میٹھے حلوے کو رد کرنے کا مطلب یہی ہے کہ خالی میٹھا کھانے سے زوال کے آثار پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور جماعتوں کا قیام باقی نہیں رہتا۔

اعجاز احمدی میں پیر مہر علی صاحب کا ذکر

ایک غیر احمدی صاحب نے عرض کیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے اعجاز احمدی میں پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے خلاف کچھ تحریر فرمایا ہے۔ میں چونکہ پیر صاحب کے معتقدین میں سے ہوں۔ اسلئے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ پیر صاحب کے خلاف حضرت مرزا صاحب نے کیوں لکھا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا۔ آپ پہلے اس بات کو سمجھ لیں کہ دیکھنے والی بات یہ ہوتی ہے۔ کہ اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے کھڑے ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو پھر اس کا انکار کیا نتیجہ پیدا کر سکتا ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ کوئی شخص دوسرے کو اپنے دعویٰ میں سچا سمجھتا ہے یا نہیں۔ لیکن بہرحال جب ایک شخص ایسا دعویٰ کرتا ہے تو اس دعویٰ کے بعد جو شخص بھی اس کا انکار کریگا۔ وہ ضرور مجرم ہوگا۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی شخص ضلع میں آئے اور کہے کہ مجھے گورنمنٹ نے ڈپٹی کمشنر بنا کر بھیجا ہے اب کئی پاگل بھی ہوتے ہیں جو اپنے آپکو جنون کی حالت میں ڈپٹی کمشنر قرار دینے لگ جاتے ہیں۔ کئی غریب ہوتے ہیں لیکن جنون میں وہ اپنے آپکو بڑا مالدار سمجھنے لگ جاتے ہیں

409

لیکن بہرحال جب کوئی شخص اپنے آپ کو ڈپٹی کمشنر کہتا ہے۔ تو ڈپٹی کمشنر کے ساتھ تعلق رکھنے والی جو باتیں ہوں گی۔ وہ ان کو اپنے اوپر چسپاں بھی کرے گا۔ مثلاً خواہ وہ جعلی ڈپٹی کمشنر ہو یا اصلی۔ خواہ وہ پاگل ہو یا نہ ہو۔ بہرحال جب وہ اپنے آپ کو ڈپٹی کمشنر کہے گا۔ تو ساتھ ہی یہ بھی کہیگا کہ میری باتیں مانو۔ یہ آپ کا حق ہے۔ کہ آپ کہدیں وہ پاگل ہے۔ لیکن اگر وہ واقعہ میں ڈپٹی کمشنر ہے۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اختیارات کو استعمال کرے یا اس کے احکام کو توڑنے پر جو قواعد مقرر ہوں ان کو نافذ کرے۔ پس اصل چیز دیکھنے والی یہ ہے۔ کہ بانی سلسلہ احمدیہ کا دعوےٰ کیا تھا۔ ان کا دعوےٰ یہ تھا۔ کہ انہیں خدا نے اس زمانہ کے لئے مامور و مرسل بنا کر بھیجا ہے۔ اور آپ اس لئے آتے ہیں تا دنیا کے مفاسد کی اصلاح کریں۔ اور مسلمانوں کو ایک نقطۂ مرکزی پر جمع کریں۔ مسلمانوں میں سخت تفرقہ اور شقاق پیدا ہو چکا تھا۔ اس موقعہ پر آپ نے یہ دعوےٰ فرمایا۔ کہ خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ تاکہ میں سب مسلمانوں کو جمع کروں۔ اور جتنے پیر اور فقیر اور سجادہ نشین ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ میری اطاعت کریں۔ اور میرے ساتھ مل کر اسلام کی لڑائی میں حصہ لیں۔ یہ اور بات ہے۔ کہ کوئی شخص کہہ دے۔ مرزا صاحب جھوٹے ہیں۔ یا کہہ دے۔ مرزا صاحب غلطی خوردہ تھے۔ یا کہہ دے۔ مرزا صاحب پاگل تھے۔ لیکن مرزا صاحب جو اپنے متعلق یہ سمجھتے تھے۔ کہ خدا نے اُن کو کھڑا کیا ہے۔ وہ ہر ایسے شخص کو جو اُن کے مقابلہ میں کھڑا ہو گا۔ کیا کہیں گے۔ یہی کہیں گے۔ کہ وہ اسلام کا دشمن ہے۔ پس چونکہ مرزا صاحب کا دعوےٰ تھا۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے دنیا کی اصلاح کیلئے کھڑے کئے گئے ہیں۔ اور اس لئے بھیجے گئے ہیں۔ تاکہ لوگ اُن کی اقتداء کریں اس لئے وہ دنیا کے ہر شخص کو چاہے وہ فقیر ہو، پیر ہو، گدی نشین ہو۔ کوئی ہو۔ اگر وہ آپ کے پیچھے نہیں چلتا یہی کہیں گے۔ کہ چونکہ تم نے خدا کے حکم کو نہیں مانا۔ اور میرے ساتھ مل کر غیر مذاہب کا مقابلہ نہیں کیا۔ اس لئے تم خدا تعالےٰ کے غضب کے نیچے ہو۔ باقی یہ نہ ماننے والوں کا بھی حق ہے۔ کہ وہ کہیں کہ مرزا صاحب جھوٹے تھے۔ یا مرزا صاحب غلطی خوردہ تھے۔ یا مرزا صاحب پاگل تھے۔ لیکن مرزا صاحب کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں تھا۔ کہ جو بھی اُن کو نہ مانے۔ اس کے متعلق یہی کہتے۔ کہ وہ خدا کا مجرم ہے۔ یہ وہ نقطۂ نگاہ ہے۔ جس کے ماتحت آپ کو ایسے امور پر غور کرنا چاہیئے۔ جبتک آپ پر حق نہیں کھلتا آپ کہہ سکتے ہیں کہ پیر مہر علی شاہ صاحب بڑے بزرگ تھے۔ حضرت مرزا صاحب نے اُن کی ہتک کی۔ آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے ہمارے بزرگوں کو گالیاں دیں۔ آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ انہیں اپنے دعوےٰ کے متعلق دھوکا لگ گیا۔ آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ پاگل تھے۔ مگر جب تک مرزا صاحب کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ مجھے خدا تعالےٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اور لوگوں کا فرض ہے کہ مجھے مانیں۔ اس وقت تک آپ ان پر یہ اعتراض نہیں کر سکتے بلکہ اپنے دشمن کے متعلق انہوں نے کیوں کہا کہ وہ خدا کا مجرم ہے۔

مہمان نوازی

آج کی مجلس میں بعض ہندو اور سکھ معززین حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ حضور نے اُن کے آنے پر ان دوستوں سے جو بنچ پر تشریف رکھتے تھے فرمایا کہ ان کو جگہ دے دیں۔ یہ آپ لوگوں کے مہمان ہیں۔ چنانچہ حضور کے ارشاد پر احمدی دوست نیچے بیٹھ گئے۔ اور ان معززین کے لئے جگہ خالی کر دی گئی۔

تمام بزرگ پتھر کھاتے رہے کسی نے پتھر مارے نہیں

آنے والے معززین سے مختلف امور پر گفتگو کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔ دلوں میں تقوےٰ و طہارت پیدا ہو جائے تو بات سے جھگڑے آپ ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ ڈنڈے بازی اسی وقت ہوتی ہے جب دلوں میں ایمان نہ ہو۔ اور دوسروں کی باتیں سننا انسان برداشت نہ کر سکے۔ جیسے دہلی میں میں نے کہا تھا۔ کہ کوئی شخص گذشتہ بزرگوں میں سے کسی ایک بزرگ کا نام لے کر ہی بتا دے۔ کہ اُس نے لوگوں پر پتھر پھینکے ہوں۔ مسلمانوں کے بزرگوں کو جانے دو۔ حضرت زرتشت کے متعلق بتا دو۔ حضرت کرشن کے متعلق بتا دو حضرت رام چندر کے متعلق بتا دو۔ حضرت باوا نانک کے متعلق بتا دو۔ کہ وہ کھڑے ہو کر کسی مجلس پر پتھر مار رہے ہوں۔ پھر ہم مان لیں گے۔ کہ واقعہ میں یہ بڑا اچھا کام ہے۔ لیکن تمہیں کسی قوم کے بزرگ اس صف میں کھڑے ہوئے دکھائی نہیں دیں گے وہ پتھر کھاتے ہوئے تو نظر آئیں گے مگر دوسروں پر پتھر مارتے ہوئے نظر نہیں آئیں گے۔ پس جس چیز کو دنیا کی کسی قوم کے بزرگ نے بھی نہیں کیا۔ اسے اچھا کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ یہاں ایک دفعہ مولوی ثناء اللہ صاحب آئے اور انہوں نے ہمارے خلاف تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مرزا محمود میرے ساتھ کلکتہ تک چلیں۔ پھر دیکھیں کہ کس پر پتھر پڑتے ہیں اور کس پر پھول برستے ہیں۔ میں نے اُسی دن شام کو ایک تقریر کی جس میں میں نے کہا۔ مولوی صاحب یہ فیصلہ کر گئے ہیں کہ ہم میں سے کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔ وہ مجھے بتائیں۔ کہ کیا پتھر محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر پڑے تھے یا ابوجہل پر پڑے تھے؟۔ اگر ابوجہل پر پتھر نہیں پڑے تھے۔ بلکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر پڑے تھے۔ تو بے شک یہاں سے کلکتہ تک اُن پر پھول برستے جائیں گے اور مجھ پر پتھر برستے جائیں گے۔ مگر یہاں سے کلکتہ تک ایک ایک پتھر اس بات کا ثبوت ہو گا۔ کہ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہوں اور مولوی ثناء اللہ صاحب پر یہاں سے کلکتہ تک برسنے والا ہر پھول اس بات کا ثبوت ہو گا۔ کہ وہ ابوجہل کے بروز ہیں۔ یہ اُن کا اپنا فیصلہ ہے۔ اسکے بعد کسی اور فیصلہ کی ضرورت نہیں رہتی ‎÷

سالنامہ آجکل — نمبر جون ۱۹۴۴ء

مضمون	مضمون نگار
کچھ اپنے بارے میں	ادارہ
دختران حوا کا کورس	حضرت جوش ملیح آبادی
ایران شاہی میں انگریزوں کا حصہ	جناب پروفیسر اے جے آربری
کسک (افسانہ)	نوازش نسیم سلیم چھتاری
سراب (نظم)	جناب [illegible] حسن [illegible]
[illegible]	جناب [illegible] دہلوی
ایرانی کارٹون	ماخوذ
مندر کے دروازہ پر (ایک نظم [illegible])	جناب حبیب اشعر دہلوی
[illegible] (نظم)	جناب کیلاش بہاری [illegible]
گرو نانک کی جنم ساکھی کا ایک نایاب نسخہ	پروفیسر [illegible]
[illegible] کی زبان	ریویو [illegible]
[illegible] (افسانہ)	محترمہ طاہرہ دیوی شیرازی
تاثرات (نظم)	جناب مجروح سلطانپوری
[illegible] افسانہ نگار	جناب وفا عظیم [illegible]
غزل	جناب رضا علی وحشت
فلسفی (نظم)	جناب احمد [illegible] قاسمی
کواڑ کی اوٹ سے (افسانہ)	جناب [illegible]
افغانستان کی اقتصادی ترقی	پروفیسر [illegible] علی خان [illegible]
[illegible] (نظم)	[illegible]
قدیم ہندوستان کا اعلیٰ تمدن	ادارہ
[illegible]	[illegible]
[illegible] (نظم)	[illegible] فاطمہ [illegible]
[illegible]	[illegible]
رباعیات	[illegible]
شکست کے بعد (ڈرامہ)	جناب [illegible]
[illegible] (غزل)	حضرت [illegible] آبادی
جگر مراد آبادی	[illegible]
[illegible] (نظم)	جناب [illegible]
مشرق کی جانب [illegible]	[illegible]
[illegible] (تحقیقی مقالہ)	[illegible]
تاجر کی سرگذشت	مرزا [illegible]
غزل	جناب [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible] (لطائف)	ادارہ
ہندوستان کے رقص	جناب [illegible]

تصاویر

۱ حضرت جگر مراد آبادی ۲۔ افغانستان کے چند کارخانے ۳۔ توت انخ آمن [illegible] لندن کے چند مناظر ۵۔ [illegible] مناظر ۶۔ سائبیریا کے چند مناظر [illegible] تازہ ترین تصویر [illegible] سین ۱۰۔ [illegible]

قیمت [illegible] ... فی پرچہ (محصول ڈاک [illegible])

دفتر آجکل [illegible]

ضرورت حمائل

مجھے ایک حمائل کی ضرورت ہے۔ جو پکھو [illegible] پردیس میں چھپی تھی۔ جس کے ہر صفحہ پر ۱۳ سطریں ہیں [illegible] ہیں۔ اگر کوئی دوست بھیج سکیں۔ تو واجبی قیمت شکریہ کے ساتھ ادا کر دی جائیگی۔ مفتی محمد صادق قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیحؑ اور یونسؑ نبی کا نشان

۱۸ مئی کے الفضل میں مندرجہ بالا عنوان سے متی ۱۲ کے حوالہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک لطیف استدلال احباب ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ صلیبی واقعہ کے بعد قبر میں تین دن رات زندہ رہے۔ اور زندہ ہی نکلے۔ جس طرح حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں زندہ ہی گئے اور زندہ ہی باہر آئے۔ لیکن اگر عیسائیوں کا استدلال قبول کیا جائے۔ تو پھر حضرت مسیحؑ کی حضرت یونسؑ سے کوئی مشابہت قائم نہیں ہوتی۔ اور نہ یہودیوں کے لئے یہ نشان بن سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں عیسائی صاحبان کے سامنے یہ بات بھی پیش کی جاتی ہے۔ جو مندرجہ استدلال کی پرزور تائید کرتی ہے۔ کہ صلیبی واقعہ سے پہلے حضرت مسیحؑ نے ساری رات رو رو کر دعا کی۔ اور کہا۔ ایلی ایلی لما سبقتنی۔ اے خدا اے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ اور نہایت زاری سے التجا کرتے رہے۔ کہ جس طرح ہو سکے۔ یہ پیالہ (موت) مجھ سے ٹل جائے۔ اور عبرانیون ۵ میں لکھا ہے۔ سمع لتقواہ کہ حضرت مسیح ناصری کے تقوی اور پرہیزگاری کی وجہ سے یہ دعا سنی گئی۔ جس سے واضح طور پر ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ پر بذریعہ صلیب موت نہیں آئی۔ بلکہ موت کا پیالہ آپ سے ٹلا دیا گیا۔ اور جب یہ امر اناجیل سے روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ کی وفات صلیب کے ذریعہ نہیں ہوئی۔ تو مسئلہ کفارہ کا کچھ بھی باقی نہ رہا۔ اور یہی وہ مسئلہ ہے۔ جس پر عیسائیت کا سارا مدار ہے۔

خاکسار قمرالدین مولوی فاضل

غیر مبایعین سے تحریری مباحثہ کس مرحلہ پر ہے؟

کئی دوست دریافت فرماتے ہیں کہ تبدیلی تعریف نبوت پر مولوی عمرالدین صاحب سے جو تحریری مباحثہ ہو رہا ہے۔ وہ اب تک کس مرحلہ پر پہنچا ہے۔ سو ان کی آگاہی کیلئے تحریر کیا جاتا ہے کہ ۸ دسمبر ۱۹۴۲ء کو میں نے اپنی طرف سے جوابی پرچہ مولوی عمرالدین صاحب کو بھیجا تھا جس کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا۔ مولوی صاحب نے اپنے تازہ خط میں لکھا ہے۔ کہ "۲۰ مئی کے اندر اندر آپ کو خدا چاہے پرچہ ضرور بھیج دونگا۔ امید ہے۔ آپ میری اس کوتاہی کو معاف فرمائیں گے"۔

میں یہ بھی ذکر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ اگرچہ ہم نے ماہ بماہ جواب دینے کی شرط بالاتفاق طے کی ہے۔ مگر غیر معمولی مجبوریوں کا استثناء بھی ہے۔ اور یوں جب مقصد تحقیق حق ہو۔ ہار جیت نہ ہو تو ایسے امور میں تشدد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ احباب سے صرف یہ درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے غیر مبائع دوستوں کو قبول حق کی توفیق بخشے۔ اللھم آمین۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری قادیان

افتاء کمیٹی کے متعلق اعلان

افتاء کمیٹی کے متعلق قبل ازیں اعلان کیا گیا تھا۔ اس کے ایک ممبر حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ تھے۔ ان کی وفات پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے حضور رپورٹ بھجوائی گئی۔ اور ممبران کے متعلق استصواب کیا گیا۔ حضور نے چار ممبران کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اس کمیٹی کے صدر مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب ہوں گے۔ اور سکرٹری مولوی ابوالعطاء صاحب۔ ممبران کے نام حسب ذیل ہیں:-

(۱) مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب (۲) مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری (۳) مولوی غلام رسول صاحب راجیکی (۴) مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

نتیجہ امتحان امیدوار محرران صدر انجمن احمدیہ

۱۴ مئی کو جن امیدواروں کا امتحان تحقیقاتی کمیشن نے مسجد اقصیٰ میں لیا تھا۔ ان میں مندرجہ ذیل امیدوار پاس ہوئے ہیں۔

(۱) رحمت اللہ صاحب بٹ (امور خارجہ)
(۲) منیر احمد صاحب وینس دارالعلوم
(۳) عبدالحی صاحب ولد شیخ عبدالحمید صاحب آڈیٹر
(۴) مولوی نور الٰہی صاحب بیت المال
(۵) محمد عبداللہ صاحب پرویز (نظارت علیا)
(۶) جلال الدین صاحب (امور عامہ)
(۷) مسعود احمد صاحب ناصر (بیت المال)
(۸) خلیل احمد صاحب دارالبرکات شرقی
(۹) محمد ابراہیم صاحب (بیت المال)
(۱۰) عطاء اللہ صاحب (الفضل)
(۱۱) مولوی غلام رسول صاحب (نظارت پیلاٹی)
(۱۲) سعید اللہ صاحب (دفتر محاسب)
(۱۳) محمد محسن صاحب (مقامی تبلیغ)
(۱۴) عبدالحمید صاحب (دارالفتوح)
(۱۵) مبارک احمد صاحب دارالرحمت
(۱۶) محمد شریف خان صاحب
(۱۷) عبدالغفار صاحب دارالعلوم
(۱۸) عبدالقدیر صاحب بدوملہوی
(۱۹) منظور احمد صاحب دفتر محاسب
(۲۰) غلام یٰسین صاحب شار چودری
(۲۱) مرزا محمد نور صاحب بیت المال
(۲۲) مرزا نذیر علی صاحب بہشتی مقبرہ
(۲۳) محمد الدین صاحب بہشتی مقبرہ
(۲۴) عبدالمجید صاحب دفتر آڈیٹر
(۲۵) عبدالحق صاحب دفتر محاسب
(۲۶) سید مہربان شاہ صاحب [illegible]
(۲۷) عبدالرحمٰن صاحب ہائی سکول

تین امیدوار زیر غور ہیں۔ ان کے متعلق بعد میں اعلان کیا جائیگا۔ قاضی عبدالرحمٰن پرسنل اسسٹنٹ ناظر اعلیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتخابات کے متعلق ضروری اعلان

(۱) بعض دوست اپنے متعلق خود یہ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ وہ فلاں عہدہ کیلئے منتخب ہوئے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ ایسی اطلاعات صدر جلسہ انتخاب کے دستخطوں سے آنی چاہیئے۔ بلکہ جیسا کہ قواعد میں موجود ہے۔ دو ایسے دوستوں کے بھی دستخط ہونے چاہئیں۔ جو کارروائی انتخاب میں موجود رہے۔ لیکن کسی عہدہ کے لئے منتخب نہ ہوئے ہیں۔

(۲) بعض جماعتوں میں عہدہ داروں کے انتخاب کے معاملہ میں اختلاف کی صورت میں بعض دوست براہ راست مرکزی دفتر سے خط و کتابت شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ انتخابات کے معاملہ میں انفرادی طور پر مرکزی دفتر سے خط و کتابت کرنا درست نہیں ہے۔ نہ ہی مرکزی دفتر ایسے خطوط کا افراد کو جواب دے سکتا ہے۔ اس لئے اختلاف کی صورت میں اگر کسی دوست کو کوئی ایسی شکایت ہو۔ جسے وہ مرکزی دفتر میں پہنچانا ضروری سمجھتے ہوں۔ تو وہ اپنی شکایت صدر جلسہ انتخاب کے سامنے پیش کریں۔ تاکہ وہ اپنی رپورٹ کے ساتھ مرکزی دفتر میں بھیج سکیں۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

نظام نو کا دوسرا ایڈیشن

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۲ء کا دوسرا ایڈیشن دوستوں کے تقاضا کی وجہ سے چھپایا گیا ہے۔ قیمت فی نسخہ ایک روپیہ ہے۔ دوست جلد از جلد اس کے آرڈر بھجوا کر منگوا لیں۔ تاکہ ایسا نہ ہو۔ کہ ختم ہو جائے۔ بہت تھوڑی تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔ (انچارج تحریک جدید)

۶۱۵

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سردرد کے مریض۔ سستی کے شکار اور اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے مریضوں کو سرمہ ممیرا خاص استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ عگ ۸ر چھ ماشہ ۵ر۔ تین ماشہ ۱۲ر

ملنے کا پتہ :- دواخانہ خدمت خلق قادیاں

تین نئی کتابیں

صیغہ نشرو اشاعت نے حال ہی میں مندرجہ ذیل تین نئی کتابیں شائع کی ہیں۔ قیمت نہایت واجبی رکھی گئی ہے۔ احباب منگا کر فائدہ اٹھائیں۔

کشتی نوح قیمت فی جلد ۸ر ستیارتھ پرکاش ایجیٹیشن پر تبصرہ قیمت ۸ر فی جلد۔ حضرت بابا نانک اور تعلیم وحدانیت (اردو و گورمکھی) قیمت ۶ر فی جلد۔

ملنے کا پتہ :- مہتمم نشرو اشاعت قادیان

تقرر سیکرٹری مال

میاں غلام محمد صاحب لون کو جماعت احمدیہ شورت ضلع اسلام آباد کا۔ اور مستری الہ دین صاحب کو جماعت احمدیہ ٹھیکریاں ضلع راولپنڈی کا سکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔ (ناظر بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعودؑ فرماتے ہیں!

"تبلیغ ایک جہاد ہے اور یہ جہاد ہر شخص پر فرض ہے۔ تو جو شخص اپنے اہم فریضہ کو ترک کرتا ہے۔ اس کے گنہگار ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے... اسوقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے" ہمارے پاس اس جہاد کا سامان موجود ہے۔ جو ایک آنہ سے دو روپیہ کی قیمت میں مل سکتا ہے۔ اور بغیر کسی مزید خرچ کے تمام جہان میں پہنچایا جا سکتا ہے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد

ریلوے مسافروں کو انتباہ

اپنے ڈبے میں ذاتی سامان کی صرف وہی چھوٹی موٹی چیزیں لیجایئے جنکی آپکو دوران سفر میں ضرورت ہو۔ اگر آپ بڑے بڑے بنڈل ساتھ رکھیں گے۔ تو بہت ممکن ہے راستہ میں وہ آپ سے جدا ہو جائیں جس سے آپ کو پریشانی اور تکلیف لاحق ہو+

آپ کو متنبہ کر دیا گیا ہے!

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نارتھ ویسٹرن ریلوے کریوسوٹنگ پلانٹ بمقام ڈھلواں سر ایک سال کے عرصہ میں ۴/۱۰۔ ۵ تا ۹ ۴/۱ ایکڑ تک قریباً دو سو ٹن لکڑی کا بُور اور لکڑی کے ٹرشے اٹھانے کیلئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ معاہدہ کی شرائط ذیل کے پتہ سے صرف ایک روپیہ نقد ادا کر کے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ یہ روپیہ واپس نہیں کیا جائیگا۔

ٹنڈر ۵ر جون ۱۹۴۴ء کے پانچ بجے شام تک وصول کئے جاوینگے۔ اور اگلے کام کے روز گیارہ بجے کھولے جائیں گے۔

سلیپر کنٹرول آفیسر۔ ناردرن گروپ
سلیپر پول۔ لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سبارڈینیٹ سروس کمیشن!

والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی میں۔ ایس۔ ایم گروپ طلباء کے طور پر ٹریننگ دینے کیلئے امیدواروں سے داخلہ کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ جو ۱۶ر جون ۱۹۴۴ء تک پہنچ جانی چاہیئں۔ ٹریننگ کے لئے ایسی ۲۱۰ جگہیں ہیں۔ جن میں سے ۱۳۰+۱۷ مسلمانوں کیلئے اور ۱۹ سکھوں ہندوستانی عیسائیوں اور پارسیوں کیلئے مخصوص ہیں اگر مسلمانوں کی مخصوص جگہوں کیلئے مسلمان کافی تعداد میں نہ مل سکے تو انکی باقیماندہ خالی جگہوں کو غیر مخصوص سمجھا جائیگا۔ کم سے کم تنخواہ چالیس روپے ماہوار (دوران جنگ کیلئے) تنخواہ کا سکیل ۳۰-۲½-۵۰-۲-۶۰ ہے۔ اس کے علاوہ گرانی الاؤنس اور دوسرے الاؤنس بھی جن کی قواعد کے ماتحت اجازت ہوگی۔ دئے جائینگے۔

قابلیت میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن میں (اگر امتحان کے نتائج ڈویژنوں میں نکلے ہوں) یا جونئر کیمبرج یا اس کے مساوی امتحان۔ جو امیدوار یہ ثابت کر سکیں کہ وہ امتحان میٹرک میں صرف چند نمبروں کی کمی کیوجہ سے سیکنڈ ڈویژن حاصل نہیں کر سکے۔ ان کے معاملہ پر بھی غور کیا جا سکیگا۔ عمر ۱۲ر جولائی ۱۹۴۴ء کو اٹھارہ اور پچیس سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ مکمل تفصیلات چیئرمین صاحب کو ٹکٹ چسپاں جوابی لفافہ بھیجکر حاصل کی جا سکتی ہیں+

نارتھ ویسٹرن ریلوے

انڈین ریلویز ایکٹ نمبر ۹ مجریہ ۱۸۹۰ء کی دفعہ ۷۷ کی رو سے کوئی شخص ریلوے کے ذریعہ لیجائے گئے جانوروں یا مال کے نقصان۔ تباہی یا خرابی کے معاوضہ کا مستحق نہیں ہو سکتا جبتک کہ معاوضہ کے لئے اس کا مطالبہ تحریری طور پر خود اسکی طرف یا اسکی خاطر کسی اور شخص کی طرف سے جانور یا مال بھیجنے کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر اندر ریلوے ایڈمنسٹریشن کے پیش نہیں کیا جاتا۔

۲- جہانتک نارتھ ویسٹرن ریلوے کا تعلق ہے۔ لفظ "ریلوے ایڈمنسٹریشن" سے مراد حسب ذیل افسران ہیں

(الف) جنرل منیجر۔ یا چیف کمرشل منیجر۔ ہیڈ کوارٹرز۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور	ان مطالبات کے لئے جو دہلی۔ لاہور راولپنڈی۔ ملتان۔ اور فیروزپور ڈویژنوں میں پیدا ہوں۔
(ب) ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے کراچی	کراچی ڈویژن کے مطالبات کے لئے۔
(ج) ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے کوئٹہ	کوئٹہ ڈویژن کے مطالبات کے لئے۔

۳- مطالبات کے جلد سے جلد تصفیہ کے لئے ضروری ہے۔ کہ

(ا) الف۔ نقصان وغیرہ کے معلوم ہونے کے فوراً بعد مطالبہ پیش کر دیا جائے۔

ب۔ جس خط میں نقصان یا خرابی کی اطلاع دیجائے۔ اس میں سب تفصیلات مثلاً نقصان یا خرابی سامان کی کیفیت اور یہ کہ اس میں کونسی اشیاء بند تھیں درج کر دیجائیں۔

(ii) الف۔ چالان جسکے متعلق مطالبہ پیش کیا جائے اسکے بکنگ کی تفصیلات بھی دیجائیں جو یہ ہیں۔ (۱) جس سٹیشن سے بک کیا گیا (۲) جس سٹیشن کو بک کیا گیا (۳) ریلوے رسید کا نمبر اور تاریخ اگر مال گاڑی سے بک کیا گیا ہو یا (۴) پارسل وے بل کا نمبر اور تاریخ اگر مسافر گاڑی سے بک کیا گیا ہو۔ یا (۵) لگیج ٹکٹ کا نمبر اور تاریخ اگر بطور لگیج بک کیا گیا ہو۔

ب۔ جزوی نقصان یا کمی کی صورت میں وہ جزوی ڈیلیوری سرٹیفکیٹ پیش کیا جائے۔ جو ڈیلیوری لیتے وقت حاصل کیا گیا ہو (ج) اگر مال کا انوائس بھی مل سکے۔ تو وہ بھیجدیا جائے۔

جنرل منیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم الاسلام کالج

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ "کالج شروع کر دیا گیا ہے۔ پروفیسر بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے مل گئے ہیں۔ اب ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ چندہ جمع کیا جائے۔ اور لڑکوں کو اس میں تعلیم کے لئے بھجوایا جائے۔"

امید ہے کہ احباب جماعت اس کالج کی اہمیت کو سمجھیں گے۔ اور جلد از جلد چندہ کی رقم کو پورا کر دینگے۔ نیز امید ہے کہ ہر احمدی دوست اپنا بچہ تعلیم الاسلام کالج میں داخل کرینگے۔

ایف۔ اے اور ایف۔ ایس۔ سی نان میڈیکل کے داخلہ کے لئے درخواستیں ۲۷ مئی تک پہنچ جانی چاہئیں۔ انٹرویو کے لئے ۲۱۔ ۳۰۔ ۳۱ مئی کی تاریخیں مقرر کی جاتی ہیں۔

مرزا ناصر احمد پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان

زمیندارہ جماعتیں اور غلہ برائے غرباء

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس سال بھی قادیان کے غرباء کے لئے غلہ کی تحریک فرمائی ہے۔ زمیندارہ جماعتوں کو مخاطب کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔ اگر دیانت داری اور محنت سے کام کیا جائے۔ اور غرباء کی امداد کا خیال رکھا جائے۔ تو منٹگمری، شیخوپورہ، سرگودہا، لائل پور اور ملتان یہ پانچ اضلاع ہی آٹھ نو سو من غلہ بغیر کسی قسم کا بوجھ محسوس کرنے کے دے سکتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ جماعتیں اس تحریک میں نمایاں طور پر حصہ لینے کی کوشش کریں گی۔ حضور نے چندہ غلہ کی شرح ہر ساٹھ من کی آمد پر ایک من مقرر فرمائی ہے۔ مذکورہ اضلاع کی جماعتیں اپنا غلہ یا اگر ابھی غلہ نہیں نکلا۔ تو وعدے جلد بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ خاکسار عبدالرحیم درد پرائیوٹ سکرٹری

خادم صاحب کی صحت کیلئے درخواست دُعا

گجرات ۲۰ رمئی۔ کل بخار کا اکیسواں دن تھا۔ اور خیال تھا کہ ٹمپریچر سارا دن نارمل رہیگا۔ مگر غیر متوقع طور پر درجۂ حرارت ۱۰۰.۴ ہو گیا۔ حالانکہ گذشتہ دو روز سے ٹمپریچر ۹۹.۲ تک چلا آتا تھا۔ ٹمپریچر میں زیادتی تشویشناک ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ التزام کے ساتھ درد دل سے دُعا فرماتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک ہنگامی اجتماع

قادیان ۲۲ ہجرت۔ کل نماز فجر سے قبل ٹھیک پانچ بجے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ایک ہنگامی اجلاس دفتر خدام الاحمدیہ کے میدان میں منعقد ہوا۔ یہ اجلاس اس غرض کے لئے طلب کیا گیا تھا۔ کہ پرسوں والے اجلاس میں خدام کی حاضری کو صدر محترم نے ناکافی قرار دے کر یہ اعلان فرمایا تھا۔ کہ خدام میں چستی پیدا کرنے کے لئے ایک بار پھر اجلاس ہوگا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جناب صدر محترم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اشتہار کا ایک حصہ جو اہم نصائح پر مشتمل تھا۔ پڑھکر سنایا۔ اور خدام کو اپنے اندر نیک تغیر پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ خدام کی حاضری خوش کن تھی۔ جو کہ گذشتہ کی نسبت تقریباً دوگنی تھی۔ عہد اور دُعا کے بعد اجلاس چھ بجے برخاست ہوا۔ اور خدام نے مسجد دارالانوار میں نماز فجر ادا کی۔

(خاکسار ملک عطاء الرحمٰن معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نیکی میں سبقت کرنا مومن کی شان کے شایاں ہے

بفضل خدا ہندوستان کی جماعتوں اور افراد کی طرح بیرون ہند کے افراد اور جماعتوں نے تحریک جدید سال دہم کے وعدے اپنے امام کے حضور نہائت شاندار اور قابل تعریف پیش کئے۔ اس لئے کہ ان کے پیش نظر اپنے امام کا اسوۂ حسنہ تھا۔ اللہ تعالےٰ مجاہدوں کارکنوں اور تحریک جدید کے کامیاب ہونے کے لئے دعائیں کرنے والوں کو جزائے خیر دے۔

بلاد عربیہ سے مولوی محمد شریف صاحب جنہوں نے تحریک جدید کے کامیاب کرنے میں رات دن ایک کر دیا۔ سال نہم میں ۲۹۰ پونڈ کا وعدہ ہی نہیں۔ بلکہ رقم بھی معین وقت پر ادا کر دی تھی۔ انہوں نے سال دہم کا وعدہ ۵۰۱ پونڈ حضرت کے حضور پیش کیا۔ جو بحیثیت جماعت سال نہم سے قریباً دوگنا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

جنوبی امریکہ سے تحریک جدید کے ایک مجاہد جو اپنا نام نہیں ظاہر کرنا چاہتے۔ جن کا وعدہ ۱۲۳۷ ڈالر تھا۔ جو ان کے سال نہم سے چھ گنا ہے۔ جب ان کو حضرت کے حضور سے منظوری کی اطلاع موصول ہوئی۔ تو باوجودیکہ امریکہ سے ہندوستان روپیہ آنا نہائت دشوار ہو رہا ہے۔ آپ نے بذریعہ تار ۱۰/ ۳۸۲ ڈالر حضرت کے حضور پیش کئے جزاکم اللہ احسن الجزاء

بیرون ہند کے لئے ۳۱ جولائی کی وہ تاریخ ہے۔ جو مجاہدوں کو السابقون الاولون کی صف اول میں لاتی ہے۔ نیکی میں سبقت کرنا ہر ایک مومن کی دلی خواہش اور تڑپ کے علاوہ اس کی شان کے شایاں بھی ہے پس نہ صرف بیرون ہند کے احباب بلکہ زمیندار جماعتیں اور افراد بھی جو ۳۱ رمئی تک پورا نہ کر سکیں۔ ۳۱ جولائی تک اپنے موعدے ادا کریں۔ ہندوستان کی جماعتیں اور افراد کو اپنا سارا زور اس بات پر لگا رہے ہیں۔ کہ ۳۱ رمئی تک اپنا وعدہ سو فیصدی مرکز میں داخل کر لیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

انصار کے لئے ضروری اعلان

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم قائد مال مرکزیہ مجلس انصار اللہ کی بجائے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کا (ناظر امور عامہ و خارجہ) تقرر منظور فرمایا ہے۔ اب قائد مال مرکزیہ انصار اللہ کا کام شاہ صاحب موصوف سرانجام دینگے انشاء اللہ۔ انصار جماعت اور عہدہ داران کا فرض ہے۔ کہ شعبہ مال کے متعلق شاہ صاحب موصوف کی ہدایات۔ اور راہنمائی میں کام سرانجام دیں ممنون ہونگا۔ شیر علی صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ

فرقان کا مئی کا پرچہ شائع نہ ہوگا

اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ پریس کی خرابی کی وجہ سے اس ماہ کا فرقان شائع نہ ہو سکے گا۔ بلکہ اگلے ماہ ڈبل شائع ہوگا۔ معاونین حضرات و خریدار صاحبان مطلع رہیں۔ مرزا منور احمد مینیجر رسالہ فرقان

پنجاب کی حیرت انگیز ایجاد

سرمہ زعفرانی

گکروں اور دیگر امراض چشم کیلئے لاثانی ایجاد ہے۔ گکرے نئے ہوں یا پرانے اسکے استعمال سے بہت جلد دُور ہو جاتے ہیں۔ گکرے بہت سی امراض چشم کی جڑ ہیں جیسے آنکھ کی سُرخی۔ جلن۔ خارش۔ آنکھ کا روشنی میں نہ کھلنا وغیرہ۔ نظر میں کمی بھی ان ہی کی وجہ سے آتی ہے۔ اس مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے آپ "سرمہ زعفرانی" استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ تین روپے۔ پیکنگ و محصولڈاک بذمہ خریدار۔ ملنے کا پتہ

عزیز کار بالک منجن سٹورز ۱۴۲/۱ آشوتوش مکرجی روڈ۔ کلکتہ

چھبیسواں یوم وقارِ عمل انشاء اللہ ۲۶ رماہ حال بروز جمعہ صبح ساڑھے سات بجے منایا جائے گا۔ (مہتمم وقار عمل)